مارکنگ اسکیم-اردو

{Marking Scheme _Urdu (Class 10 th)

ANNUAL EXAMINATION

March-2027

مضمون-اردو

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instruction for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً جانچ شروع کرنے سے قبل مارکینگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کرلیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔سرسری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔اس طرح کی جانچ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔مارکنگ کے دوران کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔دونوں ہی صورتوں میں طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوج کو بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے۔ان نکات پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

یہاں ایک بات اور واضح کی جارتی ہے کہ مارکنگ اسکیم میں جو کاپیوں کی جانچ کا نمونہ پیش کیا جارہا ہے،ضروری نہیں کہ طلبہ کے جوابات اس نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز میں ہوں۔مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی کاپیوں کی جانچ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیئے۔قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی روایتی انداز سے مارنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے ایچ بی ایس ای، بھوانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے صدر ممتحن/ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(3) صدر ممتحن باریک بینی سے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے تحت ہو رہی ہو یا نہیں۔ مارکنگ اسکیم کے تحت کاپیوں کی جانچ کی تسلی ہونے پر ہی ممتحن کو مزید کاپیاں مارکنگ کے لیے دی جائیں۔

(4) اگر کسی سوال کے کئی جز و ہیں تو ہر جز و کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(5) اگر کوئی طالبِ علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایک سوال کے ایک سے زیادہ جواب لکھتا ہے تو اس سوال کے نمبر دیے جائیں جو زیادہ صحیح ہو۔ کم نمبر والے جواب کو Over Attempted لکھ کر کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم صحیح جواب لکھ کر غلطی سے یا جلد بازی میں اسے کاٹ دیتا ہے اور دوبارہ جو جواب لکھا ہے وہ غلط ہے یا زیادہ معیاری نہیں ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری کٹے ہوئے جواب کو ہی صحیح تصور کرتے ہوئے اس پر نمبر دے دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون میں استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے زیادہ مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(8) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوالناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی ماطلعہ کرنا چاہیئے تا کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم بخوبی واقف ہو سکے۔

(9) ممتحن کو چاہئے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز 30 کاپیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(10) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کے جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(11) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(12) صدر ممتحن/ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی جانچ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر (x) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے یا اسے اس طرح (ZERO) لکھا جائے۔

(13) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ممکن نہیں ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(14) اگر کسی طالبِ علم نے کثیر انتخابی سوال کا جواب دیتے ہوئے انتخاب کا اصل جواب کی بجائے (ا، ب، پ، ت میں سے صحیح جواب 'ب') یا (۱، ۲، ۳، ۴، میں سے جو صحیح جواب '۳') لکھا ہے تو اس کو ہرگز غلط نہ سمجھا جائے۔

مارکنگ اسکیم

Code-A

مضمون-اردو   جماعت-دسویں

کل نمبر:80   مقررہ وقت:3 گھنٹے

سوال نمبر	ممکنہ جوابات رویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1.	سوال.1 مندرجہ ذیل معروضی سوالات کے چار-چار جواب دیے ہیں۔صحیح جواب کا انتخاب کر کے اپنی کاپی میں لکھیے:- (i) بے تکلّفی' کس کا انشائیہ ہے؟ جواب:(ا) کنھیالال کپور (ii) نظیؔر اکبرآبادی کہاں پیدا ہوئے؟ جواب:(ا) دہلی (iii) ساحؔر لدھیانوی کا اصل نام کیا تھا؟ جواب:(۳) عبدالحئی (iv) 'خلعت' کے کیا معنی ہیں؟ جواب:(۲) قیمتی لباس (v) 'خدائے سخن' کسے کہا جاتا ہے؟ جواب:(ا) میرتقی میؔر (vi) میرتقی میؔر کا انتقال کہاں ہوا؟ جواب:(۳) لکھنو (vii) 'قبیلہ' کے معنی کیا ہیں؟ جواب:(۲) گروہ (viii) 'تسبیح' کے کیا معنی ہیں؟ جواب:(ا) خدا کی پاکی بیان کرنا (ix) ڈاکٹر علامہ اقبال کہاں پیدا ہوئے؟ جواب:(۲) سیالکوٹ	16x1=16

	(x) 'واحد' کے معنی کیا ہیں؟ جواب:(۱) ایک (xi) 'کارتوس' کس کا مشہور ڈراما ہے؟ جواب:(۲) حبیب تنویر (xii) 'کاٹھ کا گھوڑا' کس کا افسانہ ہے؟ جواب:(۴) رتن سنگھ (iiix) 'مشرق' کے کیا معنی ہیں؟ جواب:(۲) پچھّم (xiv) 'آدمی کی کہانی' کس کا مضمون ہے؟ جواب:(۲) محمد مجیب (xv) مرزا غالبؔ کہاں پیدا ہوئے؟ جواب:(۱) آگرہ (xvi) رضیہ نے میر آخور کا عہدہ کسے دیا؟ جواب:(۲) حبشی غلام یاقوت کو		
2.	سورج کو چشمہ کیوں کہا گیا ہے؟ **جواب:** چشمہ کا پانی زمین سے نکل کر چاروں طرف پھیلتا ہے، اسی طرح سورج سے روشنی پھوٹ پر چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔اسی مناسبت سے سورج کو چشمہ کہا گیا ہے۔	2	
3.	تھیکرے نے اپنے ایک کردار کی بے تکلفی کا ذکر کس طرح کیا ہے؟ جواب: تھیکرے نے اپنے ایک کردار کی بے تکلفی کا بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جب بھی آتے ٹیکسی کا کرایہ بھی انہیں صاحب سے ادا کرواتے جن سے ملاقات کرنے جاتا تھا اور ہمیشہ میزبان کی غیر ماجودگی میں وداعی لیتا اور نوکر کو بول کر ان کی پتلون اور ٹائی وغیرہ مستعار لے جاتا تھا۔	2	
4.	'کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ جواب: 'کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں' سے شاعر کی مراد ہے کہ دنیا میں جو جیسا کام کرتا ہے اس کا پھل ان کو دنیا میں ہی ہاتھوں ہاتھ مل جاتا ہے۔	2	
5.	انسانی زندگی کی حقیقت کیا ہے؟ جواب: انسانی زندگی کی حقیقت ایک پانی کے بلبلے کی طرح ہے جو ذرا سی دیر رہتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے۔	2	
6.	چھوت چھات سے ملک کو کیا نقصان پہنچا؟ جواب: چھوت چھات کی وجہ سے معاشرے میں تفریق پیدا ہوگئی۔ باہمی اختلاف پیدا ہوگئی اور لوگ نیچی ذاتیوں سے نفرت کرنے لگے۔جس سے ملک کے بھائی چارے اور امن کو کافی نقصان پہنچا۔	2	

7.	لین شو نے خدا کے نام خط میں کیا لکھا؟ جواب: لین شو نے خدا کے نام خط میں لکھا کہ ژالہ باری سے پوری فصل تباہ اور برباد ہوگئی ہے۔انہیں نئی فصل کی بجائی اور گھر کی ضروریات کے لیے ایک سو روپیے کی اشد ضرورت ہے۔	2
8.	کعبے جانے سے غالبؔ کو کیوں شرم آتی ہے؟ جواب: غالبؔ نے پوری زندگی جُوا اور شراب میں نکال دی۔وہ اپنے آپ کو بہت زیادہ گناہ گار مانتا ہے۔اس لیے اسے کعبے جانے میں شرم آرہی ہے۔	2
9.	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے۔ جواب: امرا : امیر افواج : فوج مشکل : مشکلات	3x1=3
10	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے متضاد لکھیے۔ نزدیک : دور تیز : سُست شکست: جیت	3x1=3
11.	.مندرجہ ذیل الفاظ میں سے صرف تین کے مذکر سے موئنث اور موئنث سے مذکر بنایئے۔ ملکہ : بادشاہ عالم : عالمہ لڑکا : لڑکی	3x1=3
12.	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کسی ایک کی تعریف لکھ کر مثال پیش کیجیے۔ اسم ضمیر صفت فعل جوابات: تعریف اقسام مثال	1 1 1 3= کل نمبر

3 3	مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کسی ایک کی تعریف لکھ کر مثال پیش کیجیے۔ غزل نظم جواب: **نظم:** جواب: نظم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی لڑی میں موتی پرونے کے ہیں۔ نظم کے دوسرے معنی سجاوٹ، آرائش، طریقہ اور قرینے کے بھی ہیں۔ اصطلاح میں اس شاعری کو نظم کہا جاتا ہے جس میں الفاظ کو ایک موتی کی طرح قرینے سے پیش کیا جائے اور اس کو پڑھتے ایک ترنم پیدا ہو جائے جس سے قاری کے ساتھ ساتھ سامعین کو بھی لطف کا احساس ہونے لگے۔ یا/or **غزل:** غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا، عورتوں کی باتیں کرنا اور عورتوں کے بارے میں باتیں کرنا ہے۔ اصطلاح میں شاعری کو غزل کہا جاتا ہے جس میں عورتوں کے حسن وعشق کے متعلق بات کی جائے۔ غزل کا پہلا شعر مطلع ہوتا ہے اور دوسرے جو کہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص پیش کرتا ہے۔ غزل کا ہر شعر مکمل اکائی ہوتا ہے۔ اس کے ایک شعر میں ہی بات پوری کردی جاتی ہے۔	13

14.	. مندرجہ ذیل عبارت کی تشریح حوالوں کے ساتھ کیجیے۔ آج کل کے عالم کہتے ہیں کہ ہماری دنیا پہلے آگ کا ایک گولا تھی، اُس آگ کا نہیں جو ہمارے گھروں میں جلتی ہے۔ یہ ایک اور ہی آگ تھی جو بن جلائے جلی اور بن بجھائے بجھ گئی۔ شاید یہ وہ چیز تھی جسے ہم بجلی کہتے ہیں۔لیکن کبھی نہ کبھی دنیا آگ کا گولا تھی ضرور، کیوں کہ ہمیں ایسے ہی لاکھوں، کروڑوں آگ کے گولے آسمان میں چکر کھاتے دکھائی دیتے ہیں اور ہماری زمین پر اب بھی آتش فشاں پہاڑ جب چاہتے ہیں دہکتی آگ اُگل دیتے ہیں یا زمین کے اندر سے کھولتے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں۔ دوسرے آگ کے گولے جو دنیا سے بہت بڑے اور بہت زیادہ پرانے ہیں، اب تک آگ ہی آگ ہیں۔ دنیا میں یہ آگ، پانی اور زمین کیوں بن گئی یہ ہمیں نہیں معلوم۔ بس ہماری قسمت میں کچھ یہی لکھا تھا۔	
	سیاق سباق: مندرجہ بالا اقتباس دسویں جماعت کے نصاب میں شامل کتاب ’جان پہچان- حصہ ۵‘ میں شامل مضمون ’’آدمی کی کہانی‘ سے اخذ کیا گیا ہے۔اس مضمون کے مصنف محمد مجیب ہیں۔	2
	تشریح: مندرجہ بالا اقتباس میں مصنف نے دنیا کے وجود اور انسانی زندگی کے متعلق سائنسی علوم کی بنیاد پر اخذ کیے گئے نتائج کی روشنی میں اظہارِ خیال کیا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ پا آج کل کے عالم کہتے ہیں کہ ہماری دنیا پہلے آگ کا ایک گولا تھی، اُس آگ کا نہیں جو ہمارے گھروں میں جلتی ہے۔ یہ ایک اور ہی آگ تھی جو بن جلائے جلی اور بن بجھائے بجھ گئی۔ شاید یہ وہ چیز تھی جسے ہم بجلی کہتے ہیں۔لیکن کبھی نہ کبھی دنیا آگ کا گولا تھی ضرور، کیوں کہ ہمیں ایسے ہی لاکھوں، کروڑوں آگ کے گولے آسمان میں چکر کھاتے دکھائی دیتے ہیں اور ہماری زمین پر اب بھی آتش فشاں پہاڑ جب چاہتے ہیں دہکتی آگ اُگل دیتے ہیں یا زمین کے اندر سے کھولتے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں۔ دوسرے آگ کے گولے جو دنیا سے بہت بڑے اور بہت زیادہ پرانے ہیں، اب تک آگ ہی آگ ہیں۔ دنیا میں یہ آگ، پانی اور زمین کیوں بن گئی یہ ہمیں نہیں معلوم۔بس ہماری قسمت میں کچھ یہی لکھا تھا۔	3 کل نمبر=5

15. مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصّے کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے
نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

سیاق وسباق: مندرجہ بالا اشعار دسویں جماعت کی کتاب ''جان پہچان'' میں شامل میر تقی میرؔ کی غزل سے اخذ کیے گئے ہیں۔ 2

تشریح: غزل کے پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں انسان کا وجود پانی کے ایک بلبلے کی طرح ہے جو ذرا سی دیر رہتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ دنیا میں جو بڑی بڑی عمارتیں ہیں ان کی نمائش صرف ہماری آنکھوں کا دھوکہ ہے۔ 3

غزل کے دوسرے شعر میں شاعر اپنے محبوب کی لبوں کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے محبوب کے لب اتنے نازک، ملائم اور سرخ ہیں جیسے کہ گلاب کے پھول کی پنکھڑی ہوتی ہے۔ کل نمبر=5

<u>یا/Or</u>

(ب)

بم گھروں پر گریں کہ سرحد پر
روحِ تعمیر زخم کھاتی ہے
کھیت اپنے جلیں کہ غیروں کے
زیست فاقوں سے تلملاتی ہے

سیاق وسباق: مندرجہ بالا بند دسویں جماعت کی کتاب ''جان پہچان'' میں شامل نظم 'اے شریف انسانو!'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس نظم کے خالق ساحر لدھیانوی ہیں۔ 2.

تشریح: اس بند میں شاعر نے جنگ سے ہونے والی تباہی اور بربادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنگ کسی ملک کی سرحد پر گریں یا گھروں پر ملک کی ترقی کی روح زخم کھاتی ہے۔ جنگ سے ہونے والی تباہی اور بربادی میں اپنے کھیت جلیں یا غیروں کے اس کا سبھی پر اثر پڑتا ہے اور انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ حیوانوں کی زندگی بھی فاقوں سے تلملانے لگتی ہے۔ اس لیے جنگ نہ ہو تو ہی بہتر ہے۔ 3. کل نمبر=5

<table>
<tr>
<td>16.</td>
<td>
مندرجہ خالی جگہوں کو دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے پُر کیجیے۔

<u>التمش</u>   <u>التونیہ</u>   <u>حکمراں</u>   <u>ہندوستاں</u>

(i) رضیہ سلطان دہلی کے بادشاہ --------التمش------ کی بیٹی تھی۔
(ii) رضیہ-------ہندوستان---------- کی پہلی ملکہ تھی۔
(iii) ارضیہ کے شوہر کا نام-----------التونیہ ----------- تھا۔
(iv) رضیہ سلطان اعلی درجے--------حکمراں------ تھی۔
</td>
<td>1x4=4</td>
</tr>
<tr>
<td>17.</td>
<td>
اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام ضروری کام کی چھٹی کے لیے ایک درخواست لکھیے۔
جواب:

بخدمت
پرنسپل صاحب
آروہی ماڈل سنئیر سیکنڈر اسکول
ریواسن، نوح
مضمون: ضروری کام کی چھٹی کے لیے درخواست۔
جنابِ عالی!
گزارش یہ ہے کہ میں آپ کہ اسکول میں دسویں جماعت کے سیکشن ’اے‘ میں پڑھتا ہوں۔ مجھے آج گھر پر ایک ضروری کام ہے۔ اس لیے میں آج اسکول میں حاضر نہیں ہوسکتا۔ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے ایک دن کی چھٹی عطا کی جائے تاکہ میں اپنے ضروری کام سے فراغت حاصل کرسکوں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔   مورخہ: 25 مارچ 2027
آپ کا فرمابردار شاگر
نام: ریحان خان
جماعت: دسویں
رول نمبر: 21

نوٹ: درخواست کا خاکہ (القاب وآداب۔ پتہ، تاریخ، موضوع، اختتام)

نفسِ مضمون
</td>
<td>

2
3
کل نمبر=5
</td>
</tr>
<tr>
<td></td>
<td></td>
<td></td>
</tr>
</table>

18.	مندرجہ ذیل شعرا میں سے کسی ایک کی حیات وشخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ نظیرؔ اکبر آبادی بشؔر نواز مرزا غالبؔ -- **جواب: تمہید وتعارف** **نفسِ مضمون** **انداز بیان**	2 2 1 کل نمبر=5
19.	مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ مصنوعی ذہانت(A.I.) عیدالفطر دیوالی میرا استاد میرا اسکول -- **جواب: تمہید وتعارف** **نفسِ مضمون** **اختتام**	1 3 1 کل نمبر= 5

20.	مندرجہ غیر تدریسی اقتباس کا مطالعہ کرنے کے بعد درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence یا AI) جدید دور کی ایک حیرت انگیز اور انقلابی ٹیکنالوجی ہے۔ آسان الفاظ میں، یہ کمپیوٹر سائنس کی وہ شاخ ہے جس کے ذریعے مشینوں اور کمپیوٹر پروگراموں کو انسانی دماغ کی طرح سوچنے، سمجھنے، سیکھنے اور فیصلے کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ ماضی میں جو کام صرف انسان ہی کر سکتے تھے، جیسے کہ زبانوں کا ترجمہ کرنا، تصویروں کی پہچان، اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنا، وہ اب AI کی مدد سے منٹوں میں انجام پا رہے ہیں۔ آج زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں مصنوعی ذہانت کا استعمال نہ ہو رہا ہو۔ تعلیم، صحت، زراعت، اور کاروبار میں اس کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ مثال کے طور پر، طب کے شعبے میں AI بڑی بیماریوں کی جلد تشخیص کرنے میں ڈاکٹروں کی مدد کر رہا ہے، جبکہ تعلیم کے میدان میں یہ طلبہ کو ان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق پڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ تاہم، جہاں اس ٹیکنالوجی کے بے شمار فائدے ہیں، وہاں کچھ چیلنجز بھی ہیں۔ بہت سے ماہرین کا خیال ہے کہ AI کے بڑھتے ہوئے استعمال سے مستقبل میں کئی روایتی ملازمتیں ختم ہو سکتی ہیں اور انسانوں کی مشینوں پر انحصار کی عادت بڑھ سکتی ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ذمہ داری اور اعتدال کے ساتھ کریں تا کہ یہ انسانیت کے لیے زحمت کے بجائے صرف رحمت ثابت ہو۔ 1. استعمال کا طریقہ: ذمہ داری اور اعتدال کے ساتھ۔ 2. تعریف: مشینوں کا انسانی دماغ کی طرح کام کرنا۔ 3. مشینوں کی صلاحیت: سوچنے، سمجھنے اور فیصلے کرنے کے قابل بنانا۔ 4. ماضی کے کام: زبانوں کا ترجمہ اور تصویروں کی پہچان۔ 5. طبی شعبہ: بیماریوں کی جلد تشخیص میں مدد۔ 6. تعلیمی فائدہ: طالب علم کی ذہنی صلاحیت کے مطابق پڑھائی۔ 7. چیلنجز: ملازمتوں کا خاتمہ اور مشینوں پر زیادہ انحصار۔ 8. موزوں عنوان: مصنوعی ذہانت: رحمت یا زحمت۔۔		1x8=8

مصنوعی ذہانت Artificial Intelligence -:(AI)

مصنوعی ذہانت آج کی دنیا کا سب سے زیادہ زیرِ بحث اور انقلابی موضوع ہے۔ سائنس فکشن فلموں سے نکل کر یہ ٹیکنالوجی اب ہماری روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے۔ ذیل میں مصنوعی ذہانت کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے:

۱. تمہید و تعارف (Introduction)

مصنوعی ذہانت، جسے انگریزی میں Artificial Intelligence (AI) کہا جاتا ہے، کمپیوٹر سائنس کی ایک ایسی شاخ ہے جس کا مقصد ایسی ذہین مشینیں اور سافٹ ویئر تیار کرنا ہے جو انسانوں کی طرح سوچنے، سمجھنے، سیکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

عام طور پر کمپیوٹر صرف ان ہدایات پر عمل کرتے ہیں جو انہیں پہلے سے دی گئی ہوں، لیکن AI سے لیس نظام اپنے تجربات سے سیکھتے ہیں، نئے ڈیٹا کو سمجھتے ہیں اور انسانی مداخلت کے بغیر پیچیدہ مسائل کا حل نکالتے ہیں۔ اس کی بنیادی بنیادیں مشینی لرننگ (Machine Learning) اور ڈیپ لرننگ (Deep Learning) پر استوار ہیں، جو الگورتھم کی مدد سے ڈیٹا کا تجزیہ کرتی ہیں۔

۲. نفسِ مضمون (Body)

مصنوعی ذہانت کی اہمیت، اقسام اور ہمارے معاشرے پر اس کے اثرات کو درج ذیل اہم نکات کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے:

مصنوعی ذہانت کی اقسام

صلاحیت کے لحاظ سے AI کو بنیادی طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

محدود یا کمزور ذہانت (Narrow/Weak AI): یہ وہ AI ہے جو صرف کسی ایک مخصوص کام کو سرانجام دینے کے لیے بنائی جاتی ہے۔ جیسے گوگل سرچ، ایپل کی 'سیری' (Siri)، یا شطرنج کھیلنے والا کمپیوٹر۔ آج کی دنیا میں موجود تمام AI اسی زمرے میں آتی ہے۔

عام یا قوی ذہانت (General/Strong AI): یہ وہ فرضی تصور ہے جہاں مشین انسان کے برابر یا اس سے زیادہ ذہین ہو جائے گی اور ہر قسم کے ذہنی کام خود کر سکے گی۔ اس پر ابھی تحقیق جاری ہے۔

روزمرہ زندگی اور مختلف شعبوں میں AI کا استعمال:

آج کوئی بھی شعبہ مصنوعی ذہانت کے اثرات سے محروم نہیں ہے:

تعلیم: AI اب طلبہ کے لیے ذاتی ٹیوٹر کا کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ ہر طالب علم کی سیکھنے کی رفتار کے مطابق تعلیمی مواد فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، اساتذہ کے لیے امتحانات کی جانچ اور نتائج کی تیاری کو آسان بناتا ہے۔

صحت اور طب: طبی شعبے میں AI بیماریوں کی جلد تشخیص (جیسے کینسر کے خلیات کی پہچان) اور نئی ادویات کی تیاری میں انقلابی خدمات انجام دے رہا ہے۔ سرجری کے لیے روبوٹس کا استعمال بھی بڑھ رہا ہے۔

صنعت وتجارت: کارخانوں میں خودکار روبوٹس بھاری کام کر رہے ہیں، جبکہ کاروباری دنیا میں کسٹمر سروس کے لیے چیٹ بوٹس (Chatbots) چوبیس گھنٹے خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

مواصلات اور نقل وحمل: بغیر ڈرائیور کے چلنے والی گاڑیاں (Self-driving cars) اور راستوں کی نشاندہی کرنے والا 'گوگل میپس' AI ہی کی مرہونِ منت ہیں۔

فوائد اور خوبیاں:

☆صحت اور درستگی: مشینوں سے انسانی غلطی (Human Error) کا امکان ختم ہو جاتا ہے، جس سے کام کی کیفیت بہتر ہوتی ہے۔

☆ وقت کی بچت: یہ سیکنڈوں میں کروڑوں صفحات کا ڈیٹا پڑھ کر نتیجہ نکال سکتی ہے، جس میں انسانوں کو مہینوں لگ سکتے ہیں۔

☆ خطرناک کاموں میں معاونت: کوئلے کی کانوں، سمندر کی گہرائیوں یا خلائی مہمات میں روبوٹس کو بھیج کر انسانی جانوں کو محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

چیلنجز اور نقصانات:

جہاں AI کے بے شمار فوائد ہیں، وہاں کچھ سنگین خدشات بھی ہیں:

☆ بے روزگاری کا خطرہ: خودکار نظاموں کی وجہ سے بہت سی روایتی ملازمتیں (جیسے ڈیٹا انٹری، کلرک، اور فیکٹری ورکرز) ختم ہو رہی ہیں۔

☆اخلاقی اور پرائیویسی کے مسائل: انسانی ڈیٹا کی چوری اور 'ڈیپ فیک' (Deepfake) ٹیکنالوجی کے ذریعے غلط معلومات کا پھیلاؤ ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے۔

☆انسان پر انحصار کی کمی: حد سے زیادہ AI پر انحصار انسانوں کو ذہنی طور پر سست بنا سکتا ہے۔

اختتام (Conclusion)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مصنوعی ذہانت انسانی تاریخ کی سب سے طاقتور ایجادات میں سے ایک ہے۔ یہ ایک دو دھاری تلوار کی مانند ہے؛ اگر اس کا استعمال مثبت انداز میں، اخلاقی حدود کے اندر اور درست قانون سازی کے ساتھ کیا جائے تو یہ انسانیت کو ترقی کی نئی بلندیوں پر لے جا سکتی ہے۔
مستقبل اسی ٹیکنالوجی کا ہے، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس سے خوفزدہ ہونے کے بجائے اس کے ساتھ ہم آہنگ ہونا سیکھیں، اپنے تعلیمی نظام کو اس کے مطابق ڈھالیں، تا کہ آنے والی نسلیں اس نئی ڈیجیٹل دنیا میں پیچھے نہ رہ جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆